السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے شہر میں یہ رواج ہے کہ جب کسی مردے کو دفن کر دیا جاتا ہے تو پھر چالیس دن تک اس کے اہل خانہ اس کی قبر کی زیارت کے لیے نہیں جاتے اور پھر اس کے بعد جاتے ہیں اوران کے نزدیک چالیس دن سے پہلے زیارت جائز نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ بات کس حد تک صحیح ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس سوال کے جواب سے پہلے یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے تو قبروں کی زیارت سے منع فرما دیا تھا اور پھر بعد میں مردوں کو اس کی اجازت عطا فرما دی اور اب صرف مردوں کے لیے زیارت قبور سنت ہے، لہٰذا جو شخص زیارت قبور کے لیے جائے، وہ اس لیے جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا ہے تاکہ وہ ان مردوں کی حالت کو دیکھ کر عبرت حاصل کر سکے کہ کل تک تو یہ زمین پر چلتے پھرتے تھے اور اب اپنی قبروں میں اپنے اعمال کے رہین منت ہیں، اپنے اعمال کے سوا وہاں ان کا اور کوئی دوست اور ساتھی نہیں ہے۔

قبر انسان کا آخری ٹھکانہ ہے بلکہ اس کے بعد وہ یوم آخر آنے والا ہے کہ جس کے بعد اور کوئی دن نہیں ہوگا، قبروں میں باقی رہنا ہی زیارت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أَلهىٰكُمُ التَّكاثُرُ ﴿١﴾ حَتّىٰ زُرتُمُ المَقابِرَ ﴿٢﴾... سورة التكاثر

''لوگو!) تم کو (مال کی) بہت سی طلب نے غافل کر دیا، یہاں تک کہ تم نے قبریں جا دیکھیں۔)''

''بیان کیا گیا کہ ایک اعرابی نے کسی کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا کہ (حَتّىٰ زُرتُمُ المَقابِرَ) تو وہ بے ساختہ پکار اٹھا کہ ''زائر مقیم نہیں ہوتا

اس مناسبت سے میں اس طرف توجہ مبذول کروانا ضروری سمجھتا ہوں کہ بعض لوگ سوچے سمجھے بغیر جو اس قسم کے الفاظ استعمال کرتے ہیں کہ ''وہ فلاں شخص کو اس کے آخری ٹھکانے پر پہنچا آئے ہیں۔'' ان الفاظ پر ہم اگر غور کریں تو ان میں ایک طرح سے بعثت کا انکار ہے، کیونکہ اگر قبر یہ میں آخری ٹھکانہ ہو تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اس کے بعد بعث و نشر نہ ہوگا اور یہ ایک بہت خطرناک بات ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان لانا تو ایمان واسلام کی شرط ہے۔ لیکن معلوم یوں ہوتا ہے کہ عامة الناس اس قسم کے کلمات کو سوچے سمجھے بغیر استعمال کرتے ہیں لیکن اس طرف توجہ دلانا ضروری تھی، کیونکہ اس طرح کے جملوں کو مطلقا استعمال کرنا حرام ہے اور اگر کسی شخص کا اعتقاد ہی یہی ہے کہ قبر آخری ٹھکانہ یا آخری آرام گاہ ہے تو پھر یہ کفر ہے، کیونکہ اس میں یوم آخرت کا انکار ہے۔

باقی رہا چالیس دن کے بعد زیارت قبور کا مسئلہ تو اس کی کوئی دلیل نہیں، کیونکہ انسان اپنے کسی عزیز کی تدفین کے دوسرے دن بعد بھی اس کی قبر کی زیارت کر سکتا ہے، لیکن جب کسی انسان کا کوئی قریبی عزیز وفات پائے گا تو پھر اسے دل کا روگ نہیں بنا لینا چاہیے اور اس کی قبر پر کثرت سے نہیں جانا چاہیے، کیونکہ اس سے غم تازہ رہے گا، وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل ہو جائے گا اور زیادہ اہمیت اس بات کو دے گا کہ اپنا زیادہ وقت اپنے اس عزیز کی قبر کے پاس ہی گزارے، اس سے انسان کو وسوسوں، برے افکار وخیالات اور خرافات میں مبتلا ہونے کا بھی اندیشہ ہوتا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الجنائز: ج2 صفحہ77

محدث فتویٰ